(1456 – 1575)

کبیر کی پیدائش اُتّر پردیش کے ایک چھوٹے سے گاؤں مگہر میں ہوئی۔ وہ ایک مسلمان بُنکر کے گھر میں پلے بڑھے۔ پڑھنا لکھنا نہیں سیکھ سکے لیکن بے حد سمجھ دار آدمی تھے۔ وہ سوامی رامانند اور صوفی شیخ تقی سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔

کبیر انسانیت اور بھلائی کے شاعر تھے۔ وہ سارے انسانوں کو خدا کا کُنبہ مانتے تھے۔ مذہبوں کی ایکتا میں یقین رکھتے تھے اور ساری دنیا کے لیے خیر کی دعائیں مانگتے تھے۔ ذات پات کی تفریق، غلط رسم و رواج اور توہم پرستی کے مخالف تھے۔

'بیجک' ان کی شاعری کا مجموعہ ہے جس کے تین حصّے 'رمینی'، 'سبد' اور 'ساکھی' ناموں سے مشہور ہیں۔ ان کی شاعری اودھی، بھوج پوری، برج اور کھڑی بولی سے ملی جُلی عام فہم زبان میں ہے۔ اُن کی بات دل سے نکلتی اور دلوں پر اثر کرتی ہے۔ ان کا کلام اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں مقبول ہے۔ ان کے کئی دوہے ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ کبیر نے کافی لمبی عمر پائی۔

دوہے

بڑا ہوا تو کیا ہوا جیسے پیڑ کھجور
پنچھی کو چھایا نہیں پھل لاگے اتی دوُر

ماکھی گڑ میں گڑی رہے پنکھ رہے لپٹائے
ہاتھ مَلے اور سَر دُھنے لالچ بُری بلائے

ماٹی کہے کمھار سے تو کیا روندے موہے
اک دن ایسا آئے گا میں روندوں گی توہے

کبیؔرا کھڑا بجار میں لیے لُکاٹی ہاتھ
جو گھر جارے آپنا چلے ہمارے ساتھ

(کبیؔر)

مشق

● معنی یاد کیجیے:

پنتھی	:	مسافر، راہی
اتی	:	بہت
ماٹی	:	مٹّی
لُکاٹی	:	لکڑی، لاٹھی
جارے	:	جلائے
آپنا	:	اپنا

● غور کیجیے:

☆ دوہا ہندوستانی شاعری کی ایک مشہور صنف ہے۔ اس میں دو مصرعے ہوتے ہیں۔ دونوں مصرعے ایک خاص وزن میں کہے جاتے ہیں اور ہم قافیہ ہوتے ہیں۔

☆ دوہے کے مشہور شاعروں میں امیر خسرؔو، کبیؔر، عبدالرحیم خانِ خاناں اور جمیل الدین عالؔی وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ آج کل اردو کے نئے شعرا بھی دوہے لکھ رہے ہیں۔

● سوچیے اور بتائیے:

1 ۔ پہلے دوہے میں کبیؔر نے کیا بات کہی ہے؟

2 ۔ لالچ کرنے سے مکھّی کو کیا سزا ملی؟

3 ۔ ماٹی نے کمھار سے کیا کہا؟

4 ۔ آخری دوہے میں کبیر نے کیا مشورہ دیا ہے؟

● عملی کام:

☆ نئے شاعروں کے دوہے تلاش کرکے پڑھیے اور انھیں یاد کرکے اپنی کاپی میں لکھیے۔